✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت تربیت و اصلاح
وقت 5-7 منٹ

# وسیلہ یا واسطہ کا اسلامی فلسفہ

## (تقریر نمبر 1)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡہِ الۡوَسِیۡلَۃَ وَجَاھِدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِہٖ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ (المائدہ:36)

وہ دعا سنتا اور دیتا ہے مضطر کو جواب
واسطہ رحم کا دے دے کے دعائیں کیجیے
یہی ہتھیار ہے اِس دورِ مسیحائی میں
جیسے حضرت نے سکھایا ہے دعائیں کیجیے

**معزز سامعین!** مَیں آج آپ حاضرین کی مبارک محفل میں ایک ایسے ”واسطے“ پر گفتگو کرنے جارہا ہوں جو بالعموم ہم اپنے معاشرہ میں، اپنے ماحول میں اور اپنے گھروں میں اُس وقت استعمال کرتے ہیں جب ہم ڈپریس یا مغموم ہوں اور کسی سے کوئی کام کروانا ہو تو ہم اُسے اُس کے کسی پیارے کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں یا اُس سے درخواست کر رہے ہوتے ہیں۔ جیسے کسی شاعر نے رب کا واسطہ دے کر پیغام رساں کبوتر کو اپنے محبوب کو پیغام پہنچانے کی درخواست کرتے ہوئے کہا ہے۔

واسطہ ای رب دا تو جاویں وے کبوترا
چھیتی میرے ڈھول نوں پہنچاویں وے کبوترا

ابھی حال ہی میں، مَیں نے ایک مقرر کو جذباتی رنگ میں یہ واسطہ دیتے ہوئے سنا ہے کہ ”آپ کو آپ کی ماؤں کے دودھ کا واسطہ دیتا ہوں“۔ یہ سلسلہ روحانی دنیا میں بھی ہمیں دیکھنے کو ملتا ہے۔ سورۃ المائدہ کی آیت 36 جس کی مَیں اوپر تلاوت کر آیا ہوں اُس کا ترجمہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں کیا ہے۔

اے ایمان دارو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اُس کے حضور میں قرب (حاصل کرنے کی راہیں) ڈھونڈو اور اُس کی راہ میں کوشش کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اُس کے قرب کا وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو۔

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ اِس آیت کے فٹ نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

”اللہ کی طرف وسیلہ پکڑنے میں وسیلہ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب براہ راست خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اختیار نہ کیا جائے۔ اذان کے بعد کی دعا بھی، جس میں وسیلہ کا ذکر ہے، اسی مضمون کی تائید کرتی ہے۔“

(ترجمۃ القرآن صفحہ 180)

**سامعین!** اللہ تعالیٰ نے وسیلہ کا لفظ قرآن کریم میں ایک اور جگہ سورہ بنی اسرائیل کی آیت 58 میں بھی استعمال کیا ہے جس کا ذکر کرنا وسیلہ اور واسطہ کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے بہت ضروری ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر صغیر میں اِس آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے۔

وہ لوگ جنہیں وہ پکارتے ہیں وہ بھی اپنے رب کے قرب کے لئے کوئی ذریعہ تلاش کرتے ہیں (یعنی یہ دیکھتے رہتے ہیں) کہ کون خدا کے زیادہ قریب ہے؟ (تا کہ ہم اس کی مدد حاصل کریں) اور وہ ہمیشہ اس کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ تیرے رب کا عذاب یقیناً ایسا ہے جس سے خوف کیا جاتا ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس آیت کی تشریح میں اس کے فٹ نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔
"معلوم ہوتا ہے اِس جگہ معبودانِ باطلہ سے مراد وہ نبی یا فرشتے ہیں جن کو مشرک خدا تعالیٰ کا شریک قرار دیتے تھے ورنہ بتوں پر یا ادنیٰ لوگوں پر یہ آیت کسی طرح چسپاں نہیں ہو سکتی۔"

(تفسیر صغیر صفحہ 462)

**سامعین!** واسطہ اور وسیلہ کے مضمون کو تفصیل کے ساتھ آپ کے سامنے رکھنے سے قبل ان الفاظ کے لغوی معنی جاننے ضروری ہیں۔ واسطہ اور وسیلہ قریباً ایک ہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ تاہم محاورہ میں لاحقہ کے ساتھ الگ الگ معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ واسطہ کے ساتھ دینا یا ڈالنا استعمال میں آئے گا۔ جبکہ وسیلہ پیدا کرنا کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ یہ محاورہ واسطہ کے ساتھ بھی استعمال ہو جاتا ہے۔ لغات میں ان کے معنوں کے تحت لکھا ہے۔ ذریعہ، درمیانی چیز، سبب، قاصد، ثالث، ایلچی اور ایجنٹ۔ واسطہ کے معنوں کو آسانی سے سمجھنے کے لیے لغت سے فیروز اللغات میں واسطۃُ العقد کا محاورہ بھی لکھا ہے یعنی وہ بڑا اور قیمتی موتی جو موتیوں کی لڑی میں وسط یعنی درمیان میں پرو دیا جاتا ہے۔ جیسے تسبیح کے دانوں میں ایک بڑا لمبا موتی ہوتا ہے جس نے تمام دانوں کو باندھ کر اپنے تابع رکھا ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃُ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بڑے موتی کو "امام" سے تشبیہ دی ہے۔ جو بیش قیمت اور قیمتی ہوتا ہے۔ جس کا واسطہ بھی اللہ تعالیٰ کو دیا جا سکتا ہے۔ پس واسطہ دینا، واسطہ ڈالنا اور وسیلہ پیدا کرنا کے معنی ہوں گے کہ کسی کو بیچ میں ڈالنا، کسی کے نام کی دہائی دینا اور کسی کو حمایتی بنا کر پیش کرنا۔ دلّال وغیرہ۔ ان کے معنوں میں "ایجنٹ" بھی لکھا ہے جو گو اچھے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ تاہم حضرت خلیفۃُ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ
"خوب یاد رکھو! مَیں (خدا کا) ایجنٹ نہیں ہوں، مَیں اللہ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔"

انگریزی دان نوجوانوں کے لیے ان الفاظ کا ترجمہ یہ یہ ہو سکتا ہے Middel Man Mediator اور Clint۔ یہ طریق ساری دنیا میں جاری ہے۔ ہماری جماعت میں بھی انتظامی درخواستوں پر صدر صاحب، امیر جماعت یا کوئی عہدے دار "مَیں سفارش کرتا ہوں" یا "تصدیق کی جاتی ہے" کہ الفاظ لکھ کر اپنے دستخطوں کے ساتھ درخواست آگے ریفر کرتے ہیں۔ اب تو دنیا اتنی آسان ہوتی جا رہی ہے کہ قریباً ہر محکمہ، ہر شعبہ میں Mediators موجود ہیں۔ زمین یا مکان خریدنے لگے، مکان کرایہ پر لینا ہو کوئی کیس عدالت میں لڑنا ہو تو درمیان میں مڈل مَین موجود ہیں جو وکیل یا Solicitors کہلاتے ہیں حتّٰی کہ سفر کے لیے اگر ہوائی جہاز کا سفر کرنا ہو تو جگہ جگہ ایئر لائنز کے ساتھ رابطہ کروانے کے لیے لوگ کاروبار کھول کر بیٹھے ہیں اب تو اِس کی جگہ کمپیوٹرز، موبائل فونز اور دیگر Gadgets نے لے لی ہے کہ آپ گھر بیٹھے ان کے توسّط سے سیٹیں بک کروا لیتے ہیں۔

**سامعین!** بہت تفصیل سے وسیلہ اور واسطہ کے معنی بیان ہونے کے بعد مَیں دوبارہ اپنے اصل مضمون کی طرف لوٹتا ہوں اور اسلامی دنیا میں وسیلہ اور واسطہ کے نتائج بتانا چاہتا ہوں۔ سورۃ المائدہ آیت 36 میں جو حکم بیان ہوا ہے۔ اُس میں اللہ تعالیٰ سے تعلق بنانے کے لیے راہیں ڈھونڈنے کے ساتھ اِس راستہ میں مسلسل سعی پیہم کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور نتیجہ کیا بیان فرمایا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ کہ تا تم کامیاب ہو جاؤ۔ گویا کہ اللہ کو پانے کے لیے، اس کی رضا چاہنے کے لیے کسی کو وسیلہ بنانا یا کسی کا واسطہ دینے سے فلاح اور کامیابی کی ضمانت دی گئی ہے۔ لیکن ضرورت سعیٔ مسلسل اور کوشش کرتے رہنے کی ہے۔

**سامعین!** جہاں تک اللہ تعالیٰ سے واسطوں کا تعلق ہے۔ اِن میں سب سے پہلا اور بڑا واسطہ تو اللہ تعالیٰ کے حضور اللہ تعالیٰ کا ہی واسطہ ہے۔ اُس کی تمام صفاتِ حسنہ کا واسطہ ہے یا جس قسم کی کوئی مصیبت آن پڑی ہے اُس کی مناسبت سے صفاتِ حسنہ کے نام لے کر اُن کا واسطہ دیا جا سکتا ہے۔ جیسے اگر کوئی بیمار ہے تو اُس کی بیماری کی تکلیف سے نجات کے لیے "الشافی" یا "شافیٔ مطلق" صفت کا واسطہ دیا جا سکتا ہے۔ صفتِ "الجبار" کے ایک معنی جوڑنے والے کے ہیں۔ مَیں نے ایک احمدی آرتھوپیڈک سرجن کے کلینک پر "الجبار" صفت بہت خوبصورت فریم میں لگی جب دیکھی تو اِس کی وجہ تسمیہ پوچھنے پر محترم ڈاکٹر صاحب نے مجھے بہت ہی پیاری اور دل پر اثر کرنے والی بات بتائی کہ صفت "الجبار" کے معنی جوڑنے کے بھی ہیں۔ چونکہ ہم بھی ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کے جوڑنے کا علاج کرتے ہیں تو مَیں عملاً "الجبار" صفت کا اس عظیم ہستی سے واسطہ دے کر علاج کرتا ہوں۔ حضرت خلیفۃُ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ صفتِ شافی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ والی دعا مجھے بہت پسند ہے۔ مَیں تو اکثر اِس دعا کا وِرد کرتا رہتا ہوں اور دوسروں کو بھی یہ دعا دیتا ہوں اور اُن کو بھی اِسی طرز پر دعا کرنے کی تلقین کرتا رہتا ہوں۔

**سامعین!** اللہ تعالیٰ کو اللہ یا اُس کی صفات کا واسطہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے خدا کو مانگ رہے ہیں۔ اُس کی غیرت کا واسطہ بھی دیا جا سکتا ہے۔ مکرم شیخ محمد حسن صاحب مرحوم آف لندن بیان کردہ ایک ایمان افروز روایت ہے کہ

"احمدیت کی برکت سے مجھے خدا تعالیٰ نے کئی اعجازی نشان دکھائے۔ یعقوب نامی ایک شخص دہریہ خیالات رکھتا تھا۔ ایک دن اُس نے طنزاً کہا کہ کتنی شدید گرمی ہے، تم اپنے ربّ سے کہو کہ بارش برسا دے۔ پھر وہ پیچھے ہی پڑ گیا۔ خاکسار نے اُسے سمجھایا کہ خدا تعالیٰ ہماری خواہشوں کا پابند نہیں۔ لیکن وہ شوخی اور ضد میں اتنا بڑھا کہ میری طبیعت دعا کی طرف مائل ہو گئی۔ اُس رات بادل آئے، گرج چمک ہوئی لیکن بارش نہ ہوئی۔ میرا خدشہ درست ثابت ہوا کہ صبح جب مَیں کام پر پہنچا تو اُس نے طعنہ دیا کہ رات تمہارا خدا گرجا تو بہت لیکن برسا نہیں۔ پھر مسلسل طنز کر کے اُس نے میرا بیٹھنا محال کر دیا تو مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ شدید گرمی میں باہر نکل کر مَیں نے آسمان کی طرف منہ اُٹھایا اور **اللہ تعالیٰ کو اُس کی غیرت کا واسطہ دے کر دعا کی۔** زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ نجانے کہاں سے بادل آئے اور میرے چہرے پر قطرے گرنے لگے۔ خاکسار نے زوردار بارش کی التجا کی تو اِتنی زور سے بارش ہوئی کہ وہ بھی بول اُٹھا کہ مَیں مان گیا ہوں کہ تمہارا خدا زندہ ہے۔ یہ بھی کہا کہ ایسا سلوک صرف مرزا صاحب کے ماننے والوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔"

(الفضل لندن 24 نومبر 2024ء)

**سامعین!** دوسرے نمبر پر اللہ تعالیٰ سے اُس کی سب سے پیاری اور پسندیدہ ہستی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا واسطہ دے کر یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر دعا کی جا سکتی ہے۔ اپنی مشکلات کی دوری کی دعا کر سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کو وسیلہ بنایا جا سکتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ انسان کی دعا زمین سے اٹھ کر آسمان پر پہنچنے سے قبل فضا میں اٹک جاتی ہے جو درود کے ذریعہ آسمان تک پہنچتی ہے گویا درود قبولیت دعا اور دربارِ الٰہی کے دستک کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرنے کی تعلیم ایک صحابی کو دی، چنانچہ حضرت عثمان بن حُنَیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر دعا کے طالب ہوئے تو ان کو یہ دعا ارشاد فرمائی

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیۡکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحۡمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیۡ قَدۡ تَوَجَّھۡتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ ھٰذِہٖ لِتُقۡضٰی اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعۡہُ فِیَّ"

اے اللہ تعالیٰ! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف نبی رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہوں۔ اُے محمدؐ! مَیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کی تاکہ میری حاجت پوری کر دی جائے، اے اللہ تعالیٰ! میرے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما۔

(ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنّۃ فیھا، باب ما جاء فی صلاۃ الحاجۃ)

بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہو جاتے تو حضرت عمر بن خطابؓ حضرت عباس بن عبدُالمطلبؓ کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے اور عرض کرتے

"اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیۡکَ بِنَبِیِّنَا فَتَسۡقِیۡنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیۡکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسۡقِنَا"

اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے تو تُو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا۔ تو لوگ سیراب کیے جاتے تھے۔

(بخاری کتاب الاستسقاء باب سؤال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا)

### اذان میں حضرت محمدؐ کو وسیلہ بنانے کی دعا

ویسے تو تمام دعائیں ہی مبارک اور فضیلت والی ہوتی ہیں۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر جو دعا کی جاتی ہے وہ قبولیت کا درجہ جلد پاتی ہے۔ اذان کے بعد کی دعا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ سے یہ استدعا کی جاتی ہے اے اللہ! محمدؐ کو وسیلۂ فضیلت عطا فرما۔ احادیث میں لکھا ہے کہ جو بھی یہ دُعا صدق نیت سے کرے گا قیامت کے دن وہ اللہ کی شفاعت کا مستحق ہوتا ہے۔

(بخاری کتاب الاذان)

**سامعین**! اللہ تعالیٰ کی پیاری کتاب قرآن کریم کو بھی مصائب کی دوری کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور وسیلہ بنایا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اِس کے جو اوصاف، خوبیاں اور حقائق بیان کیے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے لطائف و حقائق بیان فرمائے ان کا واسطہ دے کر مشکلات کی دوری کے لیے اللہ تعالیٰ کی منّت سماجت ہو سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہر ایک شخص کو خود بخود خدا تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی طاقت نہیں ہے اس کے واسطے، واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس واسطے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے وہ کبھی بامراد نہ ہوگا۔ انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اُسے قبول کرے اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِم(الزمر:54)

اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو۔ سب حکموں پر کاربند رہو جیسے کہ حکم ہے۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ(آل عمران:32)یعنی اگر تم خدا تعالیٰ سے پیار کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے فرماں بردار بن جاؤ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں فنا ہو جاؤ تب خدا تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ جب لوگ بدعتوں پر عمل کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ کیا کریں دُنیا سے چھٹکارا نہیں ملتا یا کہتے ہیں کہ ناک کٹ جاتی ہے۔ ایسے وقت میں گویا انسان خدا تعالیٰ کے اس فرمان کو چھوڑتا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا ہے اور خیال کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنا بے فائدہ ہے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 321-322)

**سامعین**! اب مَیں تقریر کے آخر پر ربّ کو واسطے دے کر منانے کا ایک تازہ واقعہ بیان کر کے اپنی پہلی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ یہ دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ کو بیان کرنا اِس لئے بھی ضروری ہے کہ یہی واقعہ اِس دلچسپ تقریر لکھنے کا باعث بنا ہے۔ میری نواسی عزیزہ ایمان عمران بعمر 7 سال کو کھیل کود میں ٹانگ پر چوٹ آئی۔ جب ڈاکٹرز سے رابطہ ہوا اور ابتدائی ٹیسٹ ہوئے تو انہوں نے ٹیومر کا شبہ ظاہر کر کے ایک بڑے ہسپتال ریفر کر دیا جہاں تمام سینئر ڈاکٹرز اس بات پر متفق نظر آئے جس کا وہ برملا اظہار کرتے رہے کہ یہ خطرناک ٹیومر ہے اور بچی کے والدین کو یہ دُکھ دیکھنے اور سہنے کے لئے تیار کرتے رہے۔ اِس تکلیف دِہ کیفیت میں ایک طرف ہم تمام اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور اُن تمام واسطوں کا ذکر کر کے کامل شفایابی کے لئے دعائیں کرتے رہے جن کا ذکر مَیں اوپر کر آیا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت الشافی کا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، قرآنِ کریم کا، حضرت مسیح موعودؑ اور اپنی اپنی نیکیوں کا (گو ہمارے گھیسے خالی تھے) مگر مختلف واسطے دے دے کر اِس موذی مرض سے نجات کے لئے منّت سماجت کی اور دوسری طرف امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی ہر چھوٹے بڑے نے دعائیہ خطوط لکھے۔ حضور انور نے ایک عزیز کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا کہ

**May Allah remove all doubts of doctors**

خدا تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کے در کھولے اور تمام رپورٹس کلیئر آئیں صرف بلڈ انفیکشن نظر آئی۔ واسطے بھی قبول ہوئے اور پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ بھی بڑی شان سے پورے ہوئے اور وہ ڈاکٹرز جو بڑی تحدّی سے سو فیصدی کا کہہ کر خطرناک ٹیومر کا کہہ رہے تھے وہ بچی کے کمرے میں آنا چھوڑ گئے۔ سامنا کرنے سے کترانے لگے اور اپنے جونیئرز اور نرسز کو بھجوا کر ادویات بتانے لگے۔ سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر

**سامعین**! یہ موضوع جہاں بہت حسّاس ہے وہاں دلچسپ اور ایمان افروز بھی ہے۔ اِس لئے طوالت کے پیشِ نظر مَیں نے اِس کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ جو لگاتار دو دن جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلامی تعلیمات کو اپنانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

(کمپوزڈ: مسز عطیۃُ العلیم۔ ہالینڈ)

✡✡✡✡